افسانہ سننے والوں کو شہر جاگتا سا لگا

غالب اکیڈمی کی نثری نشست میں خورشید حیات کا اظہار خیال

گزشتہ روز غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں ایک نثری نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں اردو اور ہندی کے ادیبوں اور افسانہ نگاروں نے شرکت کی۔ مشہور افسانہ نگار عشرت ظہیر مہمان خصوصی تھے۔ نشست میں چشمہ فاروقی، گولڈی گیت کار، نیلم باورامن، سیما کوشک، ذاکر فیضی، سعدیہ رحمان، رخشندہ روحی، نعیمہ جعفری اور عشرت ظہیر نے اپنے افسانے پیش کئے۔ نارنگ ساقی نے جوش ملیح آبادی کے لطیفے سنائے۔ موتی لال نہروں کی فرمائش پر مکان کا نام آنند بھون تجویز کیا جو عشرت کدہ کا ترجمہ ہے۔ شاداب تبسم نے کوثر چاند پوری کے ناول نگاری پر ایک مقالہ پیش کیا۔ خورشید حیات نے اپنی صدارتی تقریر میں پڑھے گئے افسانوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جنوں کی تخلیقی کیفیتوں کا نام نعیمہ جعفری کے افسانے ہیں۔ نعیمہ جعفری کی داستان رنگ زندگی کی کتھا، کہانی، ماورائے طبیعیاتی دور میں سفر کرنے کا ہنر جانتی ہیں۔ چشمہ فاروقی کا افسانہ ’’امرلتن‘‘ مشرقی تہذیب کے آنگن کی کہانی ہے۔ گولڈی کی کہانی میں آج کے کردار بولتے دکھائی دیتے ہیں۔ سعدیہ رحمان کا افسانہ ’’میٹھی مسکان‘‘ میں محبت کے بدلتے محاورے سماجی طبقات برہمن، پنڈت اور شودر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ذاکر فیضی کی کہانی ’’اسٹوری میں دم نہیں‘‘ اپنے عنوان کی طرح ان کے باطنی اور داخلی کیفیات کا اشاریہ ہے۔ ڈاکٹر رخشندہ روحی ہندی اور اردو کی معروف ادیبہ ہیں انہوں نے افسانہ ’’آرزومندی‘‘ پیش کیا۔ ان کی کہانی میں روح عصر آج کی عورت کے نئے راگ رنگ کی صورت لیے جلوہ گر ہوئی ہے۔ نیلم باورامن نے ’’مون پریم‘‘ کے عنوان سے ایک اچھی کہانی پیش کی۔ عاشق نہ بتا سکا کہ وہ شادی شدہ ہے۔ اس کا اندازہ اس وقت ہوا جب رشتے کی بات کی گئی۔ سیما کوشک نے دیر آید درست آید کے عنوان سے جو کہانی پڑھی اس میں وہ روایتی شعور کی عکاسی کرنے میں کامیاب رہیں۔ عشرت ظہیر اردو افسانے کے اہم دستخط ہیں افسانوں کی اعلیٰ سنہری روایت سے اپنا رشتہ قائم کرتے ہوئے انہوں نے ایک افسانہ ’’مغالطہ‘‘ پیش کیا۔ افسانہ سننے اور مکالمہ قائم کرنے کے بعد جب کہانی پسند سامعین ہال سے باہر نکل رہے تھے تو انہیں شہر جاگتا سا لگا۔ اس موقع پر ڈاکٹر سید اقبال نے تمام افسانہ نگاروں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ وقت مقررہ پر دہلی کے دور دراز علاقوں سے شدید گرمی میں آنا اور اپنے فن کا مظاہرہ کرنا بہت بڑی بات ہے۔ پروین ویاس نے پڑھی گئی کہانیوں پر تبصرہ کیا۔ اس موقع پر پروفیسر شریف حسین قاسمی نے خصوصی شرکت کی۔ آخر میں سکریٹری نے اعلان کیا کہ اگلی شعری نشست 8/جون 2024 کو ہوگی۔